

لوکان موسیٰ و عیسیٰ حبیبین لما وسعہما الاتباعی ؟

سوال:

لوکان موسیٰ و عیسیٰ حبیبین لما وسعہما الاتباعی۔ (الایات جلد 2 صفحہ 22) تیسرا این کثیر اور شرح تفسیر مریٰ موسیٰ پر روایت موجود ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

جواب:

یہ فطور و رد و قول ہے۔ کسی حدیث کی کتاب میں نہیں ہے۔ آج تک کوئی احمدی اس کی سند پیش نہیں کر سکا۔ جن تینوں کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے کوئی بھی حدیث کی کتاب نہیں۔ یہ حدیثیں دوسروں سے روایت کرتے ہیں اگر یہ حدیث ہوتی تو کسی حدیث کی کتاب میں موجود ہوتی۔

1..... این کثیر رحمۃ اللہ علیہ یا سند روایت کرتے ہیں مگر انھوں نے بھی اس کو بے سند لکھا ہے۔ این کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بائنا مجیدہ متعدد مقامات پر احادیث صحیحہ و نصوص قطعیہ سے حضرت صلی علیہ السلام کی حیات کے مسئلہ کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اس بے سند روایت کو نقل کرتے ہوئے ان سے سہوا ہے۔

2..... الایات نے..... فتوحات کیہ..... کا حوالہ دیا ہے اب اگر ہم یوں میں دیانت نام کی کوئی چیز ہے تو فیصلہ آسان ہے..... کہ الایات نے..... جو ماخذ بیان کیا ہے اس کو کچھ لیتا چاہیے۔..... فتوحات کیہ..... میں لوکان مویٰ جا ہے۔..... یہ دلیل ہے اس امر کی کہ..... الایات..... میں سہوا جب سے حضرت صلی علیہ السلام کا نام آ گیا ہے۔

3..... اسی طرح شرح تفسیر کے..... صرف مریٰ موسیٰ..... حضرت صلی علیہ السلام کا نام ہے۔ ہندو پاک اور دیگر دنیا بھر کے..... شرح تفسیر کے نصوص میں حضرت صلی علیہ السلام کا نام نہیں۔

☆ اسی شرح تفسیر میں حضرت صلی علیہ السلام کی حیات کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے جو دلیل ہے اس امر کی کہ اس نسخہ میں غلطی اور سہوا جب سے..... صلی علیہ السلام کا نام آ گیا ہے۔

☆ شرح تفسیر کی اس روایت کا بھی..... اگر ہم یوں میں دیانت نام کی کوئی چیز ہو..... تو آسانی سے فیصلہ ہو سکتا ہے..... اس لیے کہ..... شرح تفسیر اکبر..... میں ملاحظہ فرماتے ہیں کہ.....

مریٰ نسخہ کے مطابق لوکان عیسیٰ حیٰ لما وسعہ الا اتباعی و بیت وجہ ذالک عند قولہ فاذاخذ اللہ فی شرح شفاء۔ لوکان عیسیٰ حیٰ لما وسعہ الا اتباعی..... کی تخریج ہم نے..... فاذاخذ اللہ کی بحث میں..... شرح شفاء..... کر دی ہے۔ (تفسیر کبر 99 مریٰ طبع) اب..... شرح شفاء..... کو کچھ لیتے ہیں کہ..... اس میں کیا ہے تو.....

شرح شفاء جلد اول فصل 7 میں آیت ادا احمد اللہ جنان انھیں کے تحت لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ممرضی اللہ عنہ کو قورات پڑھنے دیکھا تو فرمایا کہ لوکان موسیٰ حیٰ ما وسعہ الا اتباعی (شرح شفاء جلد 1 صفحہ 115 طبع بیروت) تو مسئلہ واضح ہو گیا کہ مریٰ موسیٰ کو کثیر لوکان مویٰ کی جگہ غلطی اور سہوا جب سے..... لکھا گیا ہے۔

اب ذیل میں حضرت ملاحظہ فرمائی قاری کی تصریحات حضرت صلی علیہ السلام کی حیات پر ملاحظہ ہوں۔

- 1..... موضوعات کثیر (جس میں ملاحظہ فرمائی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے جہوں احادیث اکٹھی کیں) ج 1289 صفحہ 11 میں لکھی ہیں کہ..... حدیث لوعاش ابراہیم لکان صلیقہ نبیا۔ پر بحث کرتے ہوئے اس حدیث پر فتح کرتے ہیں۔ لوکان موسیٰ حیٰ لما وسعہ الا اتباعی۔ (صفحہ 67)
- 2..... مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مطبوعہ مصر ج 1 ص 251 میں تحریر فرماتے ہیں۔ لوکان موسیٰ حیٰ۔
- 3..... فیئزل عیسیٰ ابن مریم من السماء۔ (مرقاۃ جلد 5 صفحہ 160 مطبوعہ مصر)
- 4..... نزول عیسیٰ من السماء۔ (تفسیر کبر مطبوعہ مصر صفحہ 92 طبع 1323ھ طبع مجیدی کا پندرہ 1345ھ)

خلاصہ بحث:

اسی طرح تیسرا این کثیر..... الایات..... فتوحات کیہ..... کے لکھنے والے تمام حضرات کا اسی نسخہ کتب میں صراحت سے حضرت صلی علیہ السلام کی حیات کا ذکر کرتا..... اور ہم یوں کا اسے تسلیم نہ کرتا..... اور بے سند مرد و قول سے استدلال کرتا..... یہ اس امر کو واضح کرتا ہے کہ..... صرف اعتراض برائے اعتراض برائے حفاظہ و برائے شہ..... ان کا قصد ہے..... اگر دیانت نام کی کوئی چیز ان میں ہوتی..... تو وہ اس کو پیش نہ کرتے۔

جواب:

2..... اب اصل واقعہ کو ملاحظہ فرمائیں جس سے تمام استدلال کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔

ایک دن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ آئے..... انہیں کہیں سے قورات کے چند اوراق ملے تھے..... انھوں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کا تذکرہ کیا..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضا معلوم ہونے سے نقل..... ان کی تلاوت شروع فرما دی..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت مبارک پر یہ گراں گزرا..... حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو جوش شائستگی سے تھے..... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کا تاثر معلوم کر کے..... فوراً حضرت ممرضی اللہ عنہ کو لکھا..... فرمایا کہ ممرضی اللہ عنہ تجھے تیری ماں روئے..... کیا تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک سے ناراضگی کا انداز دیکھیں کرتا..... حضرت ممرضی اللہ عنہ نے قورات کے اوراق کی تلاوت بند کر دی..... اور فرمایا..... وضعت بواللہ دینا ویا الاسلام دینا و ب محمد نبیا..... اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا..... ممرضی اللہ عنہ..... لوکان موسیٰ حیٰ لما وسعہ الا اتباعی..... قورات کی بات نہیں..... آج اگر صاحب قورات..... حضرت مویٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے..... تو ان کو بھی مریٰ اچار کے بغیر..... چارہ نہ دیتا۔

(رواہ احمد و الترمذی فی شعب الایمان مشکوٰۃ صفحہ 30 باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

جواب:

3..... اگر بالفرض یہ حدیث صحیح بھی ہو تو یہ احمدی حضرات کے بھی خلاف پڑتی ہے۔ چونکہ اس حدیث سے حضرت صلی علیہ السلام کی طرح حضرت مویٰ علیہ السلام کی وفات بھی ثابت ہوتی ہے حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب مویٰ علیہ السلام کی حیات کا قائل ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ.....

1..... ”یہ مویٰ مریٰ مریٰ جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لا دیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔“ (نور الحق صفحہ 68، 69 روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 68، 69)

مرزا صاحب مزید فرماتے ہیں کہ.....

2..... ”بل حیاہ کلیم اللہ ثابت نص القرآن الکرم الا نقرہ فی القرآن ما قال اللہ تعالیٰ عز وجل فلا تکن فی مریۃ من لقائہ و انت تعلم ان ہذہ الایۃ نزلت فی موسیٰ فیہی دلیل صریح علی حیاہ موسیٰ علیہ السلام لانہ لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والاموات لا ینطقون الا بحیاء ولا تجد مثل ہذہ الایات فی شان عیسیٰ علیہ السلام نعم جاء ذکر وفاتہ فی مقامات شعی“ (جامع البیرونی صفحہ 55، 56 روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 221، 222)

ترجمہ: ”بلکہ حیات کلیم اللہ (مویٰ علیہ السلام) نص قرآن کریم سے ثابت ہے..... کیا تو نے قرآن میں نہیں پڑھا..... اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ کریں ان کی ملاقات سے..... یہاں تک کہ مویٰ علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی..... یہاں تک کہ مویٰ علیہ السلام کی حیات پر..... اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم..... کی مویٰ علیہ السلام سے (معراج میں) ملاقات ہوئی..... اور (کہ مویٰ علیہ السلام فوت شدہ ہوتے تو)..... مردے زندوں سے نہیں ملا کرتے..... ایسی آیات تو صلی علیہ السلام کے بارے میں نہیں..... بلکہ مختلف مقامات پر ان کی وفات کا ذکر ہے۔“

عمر مسیح علیہ السلام پر اختلاف ؟

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر از روئے احادیث؟ عن عائشة رضی اللہ عنہا! ان عیسیٰ ابن مریم عاش عشرين ومائة سنة. یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک سو بیس برس تک زندہ رہے۔ یہاں عاش ماضی کا صیغہ ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ ایک سو بیس سال کے بعد ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

جواب.....1: احمدی اپنی تلخیص کی عادت قدیمہ پر عمل کرتے ہوئے یہ حدیث پوری نقل نہیں کرتے کیونکہ اگر پوری نقل کریں تو ان کا سارا پول کھل جائے۔ حدیث کی ابتداء یوں ہے.....

انہ لم یکن لیبی کان بعدہ لیبی الا عاش نصف عمر الذی کان قلبہ، وان عیسیٰ ابن مریم عاش عشرين ومائة.....
(کنز العمال صفحہ نمبر 479 حدیث نمبر 32262)

”ہر بعد میں آنے والا نبی اپنے سے پہلے نبی کی آدمی عمر پاتا ہے اور بیک عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) نے ایک سو بیس سال عمر پائی“

اصل بات یہ ہے کہ حدیث عقلاً و دراپہ بھی اس قابل نہیں کہ اس کی طرف ادنیٰ سا بھی غور کیا جائے کیونکہ اس روایت کے شروع میں یہ مضمون بھی ہے کہ ہر آنے والا نبی اپنے پہلے نبی کی آدمی عمر پاتا ہے۔

اب اگر اسے صحیح مان کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اوپر کے دس بیس انبیاء کی عمریں شمار کی جائیں تو ان کی عمریں ہزاروں لاکھوں برسوں سے تجاوز کر جائیں گی اور حضرت آدم علیہ السلام کی عمر تو اتنی لمبی ہو جائے گی کہ موجودہ زمانہ کے سارے کیلکولیٹر اور کمپیوٹر اسے شمار کرنے سے عاجز آئیں گے۔
اگر حساب کیا جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوپر بیسویں نبی کی عمر 6 کروڑ 29 لاکھ 14 ہزار 560 سال بنتی ہے۔ حالانکہ خود قرآن کریم میں حضرت نوح علیہ السلام کی عمر 950 برس بتائی گئی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت پہلے کے رسول ہیں۔
لہذا جب روایت کا پہلا جزی ناقابل اعتبار ٹھہرا تو دوسرے جزی پر کیسے اعتماد کیا جاسکے گا؟

جواب.....2: اگر حدیث کا پہلا جزی درست ہے کہ ہر بعد میں آنے والا نبی پہلے سے آدمی عمر پاتا ہے تو اس کی رو سے..... مرزا صاحب بالکل جھوٹے..... ثابت ہوتے ہیں..... کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر 63 سال ہے۔ اور چونکہ احمدی حضرات مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اس لئے اس حدیث کے لحاظ سے ان کی عمر 31، 32 سال ہونی چاہیے حالانکہ اس کی عمر 70 سال کے لگ بھگ ہے۔

جواب.....3: یہ حدیث ابن لہیعہ کے واسطے سے مروی ہے جو محدثین کے نزدیک بالاتفاق مردود اور ناقابل اعتبار راوی ہے۔ اس لئے روایات صحیحہ کی موجودگی میں یہ روایت بالکل ناقابل قبول ہے۔

جواب.....4: اگر بالفرض اس حدیث کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو دیگر احادیث متواترہ کو سامنے رکھ کر حدیث کی اس طرح تطبیق دی جائے گی کہ وہ نصوص کے مخالف نہ ہو، چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تطبیق اس طرح دینے کی کوشش کی ہے کہ نبوت سے قبل 40 سال۔ نبوت کے بعد 33 سال اور قیامت کے قریب نازل ہونے کے بعد 45 سال اس طرح کل 118 سال ہوئے۔ حدیث میں کسر کو پورا کر کے 120 سال کہہ دیا گیا ہے اور جس حدیث میں نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صرف 7 سال زندہ رہنے کی بات ہے وہ قتل دجال کے بعد 7 سال تک زندہ رہنے پر محمول کی جائے گی۔

تمام رونے زمین کے لوگ سو سال میں مر جائیں گے؟

سوال:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سو سال تک تمام جاندار مر جائیں گے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی فوت ہو گئے؟

جواب:

اصل بات یہ ہے کہ احمدی مذہب سرِ اِپا خیانت ذریعہ ہے۔۔۔۔۔ مرزا صاحب کی بھی یہی عادت تھی کہ۔۔۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث۔۔۔۔۔ اپنے

مطلب کو نقل کرتے۔۔۔۔۔ مگر جو فقرہ اپنی نفسانیت کے خلاف ہوتا۔۔۔۔۔ اس کو چھوڑ دیتے۔

چنانچہ۔۔۔۔۔ کنز العمال کی ایک حدیث لکھتے ہیں۔۔۔۔۔ مگر اس میں لفظ۔۔۔۔۔ ”من السماء“۔۔۔۔۔ جان بوجھ کر درمیان سے حذف کر دیا ہے۔

مرزا صاحب کے تحریف شدہ حدیث کے الفاظ۔۔۔۔۔

و فی حدیث ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم علی جبل افیق اماما ہادیا حکما عدلا

(عمامة البشرى صفحہ 86، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 312)

اصل حدیث کے الفاظ۔۔۔۔۔

و فی حدیث ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم۔۔۔۔۔ من السماء۔۔۔۔۔ علی جبل افیق

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 619 حدیث نمبر 39726)

اماماً ہادیا و حکماً مقسطاً

یہی چالاک احمدیہ پاکٹ، پاکٹ کے مصنف۔۔۔۔۔ نے بھی کی ہے۔ حدیث سے۔۔۔۔۔ ”علی الارض“ کے الفاظ حذف کر کے۔۔۔۔۔ غلط حدیث اور غلط ترجمہ۔۔۔۔۔ اس طرح لکھا ہے۔

مصنف احمدیہ پاکٹ بک کے۔۔۔۔۔ تحریف شدہ۔۔۔۔۔ حدیث کے الفاظ۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ غلط ترجمہ۔۔۔۔۔

”ما۔۔۔۔۔ من منفوسۃ فی الیوم یاتی علیہا مائۃ سنۃ وہی یومئذ حیا“

ترجمہ: ”آج کوئی جاندار۔۔۔۔۔ ایسا نہیں کہ اس پر 100 سال آوے اور وہ فوت نہ ہو بلکہ زندہ ہو یعنی سو سال کے اندر ہر جاندار انسان جانور وغیرہ مر جائیں گے۔ پس

(احمدیہ پاکٹ بک صفحہ 202)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔“

اصل حدیث کے الفاظ۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ درست ترجمہ۔۔۔۔۔

مسلم کی حدیث کے درست الفاظ اور درست ترجمہ، اس طرح ہے۔ (اس حدیث کو مرزا صاحب نے بھی لکھا حوالہ نیچے آ رہا ہے)

”ما علی الارض من منفوسۃ فی الیوم یاتی علیہا مائۃ سنۃ وہی یومئذ حیا“

ترجمہ: ”آج جتنے لوگ زمین پر۔۔۔۔۔ موجود ہیں سو سال تک ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔“

اور صحیح ترجمہ: ”زمین پر آج کے لوگوں“۔۔۔۔۔ کی بجائے۔۔۔۔۔ غلط ترجمہ ”آج کوئی جاندار“۔۔۔۔۔ کر کے مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

اگر یہی ترجمہ صحیح ہے جو کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ تو پھر ہر جاندار میں تو۔۔۔۔۔

1۔۔۔۔۔ جناب موسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں (جیسا کہ مرزا صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آسمان پر حیات کے قائل ہیں) اور

2۔۔۔۔۔ ملائکہ بھی شامل ہیں۔

کیا یہ سب کے سب سو سال کے اندر فوت ہو گئے تھے؟

جس دلیل سے آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔۔۔۔۔ اور ملائکہ۔۔۔۔۔ کو بچاؤ گے وہی دلیل ہماری طرف سے۔۔۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہے۔

ملاحظہ فرمائیے: حدیث کے درست الفاظ اور درست ترجمہ خود مرزا صاحب کے قلم سے جو۔۔۔۔۔ احمدیہ پاکٹ بک کے مصنف۔۔۔۔۔ کے جھوٹ کا پل کھول رہا ہے۔

”ما علی الارض من نفس منفوسۃ یاتی علیہا مائۃ سنۃ وہی حیا یومئذ (رواہ مسلم) یعنی روایت ہے جابر سے کہ کہانائیں نے پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم سے فرماتے تھے میں نے پھر پہلے اپنی وفات سے جو تکمیل مقاصد دین اور اظہار بتایا اسرار کا وقت تھا کہ تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ قیامت کب آئے گی اور پھر خدائے تعالیٰ

کے کسی کو اس کا علم نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ روئے زمین۔۔۔۔۔ پر کوئی ایسا نفس نہیں جو پیدا ہو گیا ہو اور موجود ہو پھر آج سے سو برس اس پر گزرے اور وہ زندہ

(ازالہ اوہام صفحہ 481، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 358)

رہے۔“

چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس۔۔۔۔۔ روئے زمین۔۔۔۔۔ پر زندہ نہیں لہذا ان کی وفات ثابت نہیں ہوتی۔

